بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کانٹوں کو کاٹنے کا کہہ کر پھولوں پہ جو حملہ کرتا ہے
ہم ایسے ظالم مالی کو گلشن سے بھگانے نکلے ہیں

فتح حق کے علمبرداروں کی

غیر مقلد وھابیوں کی تاریخی شکست اور ذلت آمیز فرار

از قلم

مولانا محمد عبدالکریم جلالی صاحب

قیمت: 12 روپے

اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیپلز کالونی گوجرانوالہ Mob: 0333-8173630

پہلے اسے پڑھیے

مناظرہ گوجرانوالہ حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب حفظہ اللہ کا وہ مناظرہ ہے جس کا سبب گمراہ کن فرقہ وہابیہ غیر مقلدیہ کا حسد وعناد ہے۔ کیونکہ جب اس گمراہ کن فرقہ نے دیکھا اور محسوس کیا کہ مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد اشرف آصف جلالی صاحب کی تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے لوگ اس فرقہ نجدیہ کے دام ہم رنگ میں آنے سے محفوظ ومحتاط ہوتے جا رہے ہیں تو ان کے بڑوں کے مشوروں سے انہوں نے سوچا کہ ڈاکٹر صاحب کو تبلیغی سرگرمیوں سے الجھا کر کسی دوسری طرف لگایا جائے جس کے تحت ایک مناظرہ کے لیے ڈاکٹر صاحب کے سامنے مشور وغل کرنا شروع کر دیا جس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے مناظرہ کرنے کے لیے ان کے چیلنج کو قبول کیا جس کے تحت مناظرہ طے ہوا۔ جس کی روائیداد پہلے مرکزی جماعت اہلسنت وسنی تحریک گوجرانوالہ نے ایک اشتہار کی شکل میں شائع کی جس کو بعد میں لوگوں کے اصرار پر ''اویسی بک سٹال'' نئے سرے سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

امید ہے کہ اس کے مطالعہ کے بعد آپ ان گمراہوں کے دجل وفریب کو صاف وشفاف آئینہ کی طرح دیکھ لیں گے۔

اللہ تعالیٰ گمراہوں کے مکر وفریب سے ہمیں محفوظ رکھے آمین

بحرمت سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد سرور اویسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

کانٹوں کو کاٹنے کا کہہ کر پھولوں پہ جو حملہ کرتا ہے
ہم ایسے ظالم مالی کو گلشن سے بھگانے نکلے ہیں

اہلسنت کی ضیاء پیر جلال الدین شاہ

فتح حق کے علمبرداروں کی

25 جنوری 2006ء کو گوجرانوالہ میں

مفکر اسلام مناظر اسلام فیض یافتہ امام العصر حضرت حافظ الحدیث

حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

فاضل بھکھی شریف فاضل بغداد شریف عراق کے مقابلے میں

غیر مقلد وھابیوں کی تاریخی شکست اور ذلت آمیز فرار وہابی مناظرین مولوی عبدالرشید ارشد جلھن مولوی طالب الرحمٰن، مولوی صفدر عثمانی، مولوی عبدالسلام بھٹوی، مولوی یحیٰی عارفی اور مولوی عمر صدیق وغیرہ کو باجماعت ہزیمت

ہر دور میں نور نے ظلمت کا تعاقب کیا ہے ہمیشہ سچ نے جھوٹ سے ٹکر لی ہے اور ہر زمانے میں حق پرستوں نے باطل پرستوں کا مقابلہ کیا ہے اسی سلسلے کا ایک منظر گوجرانوالہ میں علماء اہلسنت کا غیر مقلد وھابیوں کے مقابلہ میں فتح کے تاریخی جھنڈے گاڑنے کا ہے۔

پس منظر

کچھ عرصہ قبل گوجرانوالہ میں غیر مقلدین کی شرانگیزیوں کے نتیجے میں مناظرہ کا پروگرام ترتیب دیا گیا رمضان المبارک میں ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی حفظہ اللہ تعالیٰ کے انقلابی پروگرام فہم دین کورس سے باطل پرست حواس باختہ ہوگئے پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں الکریمیہ لائبریری کے متعلقین حسن بن عبدالحمید گلی نمبر 43 وائی بلاک پیپلز کالونی اور محمد آصف شاہ ولد امتیاز حسین شاہ گلی نمبر 43 وائی بلاک پیپلز کالونی نے جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ایکس بلاک پیپلز کالونی میں آکر بتاریخ 8 شوال 1426 ہجری 11 نومبر 2005ء ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب کو مناظرہ کی پیشکش کی ڈاکٹر جلالی صاحب نے اسے قبول کرلیا چنانچہ موضوع مناظرہ طے ہوا وہابی طائفہ (غیر مقلد) ایک گمراہ طائفہ ہے غیر مقلدین کی طرف سے تلاش بسیار کے بعد قاضی عبدالرشید جاھن کو اس دعویٰ کے جواب کیلئے منتخب کیا گیا اور اس سے جواب لکھوا کر 25 نومبر کو قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب کے پاس آئے تو ڈاکٹر جلالی صاحب نے جواب دعویٰ مسترد کر دیا کہ جواب دعویٰ میں اہلحدیث کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جبکہ ہم تمہیں اہلحدیث نہیں مانتے بلکہ وھابی طائفہ کے لحاظ سے جواب دعویٰ لکھا جائے۔ غیر مقلدین کی طرف سے یہ تجویز آئی کہ پھر شرائط مناظرہ کیلئے ٹائم معین کیا جائے جس میں شرائط مناظرہ اور جواب دعویٰ پر گفتگو ہو۔ دونوں مناظر بیٹھ کر یہ طے کرلیں 2 دسمبر کو شرائط مناظرہ کی ڈیٹ کا فیصلہ کیا گیا۔

شرائط مناظرہ

بروز جمعۃ المبارک 9 دسمبر 2005ء رات 9 بجے کا وقت معین کیا گیا محمد عبدالجبار صاحب نے جگہ کا بندوبست کیا چنانچہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب، شیخ محمد حنیف صاحب، شیخ محمد سرور صاحب، حاجی محمد بوٹا صاحب اور حافظ شیخ محمد خالد کے ہمراہ مقام شرائط مناظرہ پر وقت معین پر پہنچ گئے کچھ دیر بعد غیر مقلد مناظر محمد عبدالرشید ارشد جلھن بھی پہنچ گیا اور اپنی کمزوری کے پیشگی احساس کی وجہ سے دیگر افراد کے علاوہ معاون مناظر مولوی صفدر عثمانی کو بھی ساتھ لے آیا حالانکہ شرائط کیلئے ایک ایک مناظر کو بیٹھنا طے پایا تھا اور چار چار عوامی افراد جانبین سے طے پائے تھے۔ شرائط کے دوران قاضی محمد عبدالرشید کو بری طرح ناکامی ہوئی اور مولوی صفدر عثمانی کے مسلسل اس کے کان میں القاء کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔ وہی قاضی جو جواب دعویٰ میں لفظ اہلحدیث لکھنے پر مصر تھا اور وہابی ہونے سے انکار کر رہا تھا اس نے وہابی ہو۔ نے کا اقرار کرلیا اور اسی کے مطابق جواب دعویٰ لکھا اور لمبے جواب دعویٰ کو بدلنے پر مجبور ہوا قاضی عبدالرشید نے اتنی پسپائی اختیار کی اور اپنے محسن اور امام محمد بن عبدالوہاب کے بارے میں واضح کر دیا کہ ہم اس کے کسی عقیدے کے ذمہ دار نہیں ہیں ہم اس کے عقیدے کا دفاع نہیں کریں گے اور یہ خود کہا تم محمد بن عبدالوہاب کے پیروکاروں کو گمراہ کہہ سکتے ہو اور یہ کہا کہ میں محمد بن عبدالوہاب کو امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے وجود کا ایک بال بھی نہیں سمجھتا دوران

شرائط قاضی کو بار بار اصرار کے باوجو نسبت کی چار اقسام کے نام اور انکی تعریفات نہ آئیں نیز سنت اور حدیث میں فرق اور اجلی بدیہات کی تعریف میں بھی بری طرح الجھ گیا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب دوران شرائط مسکراتے رہے لیکن قاضی محمد عبدالرشید پر گھبراہٹ طاری تھی اور وہ کئی مرتبہ دوران گفتگو اٹھ کے ٹائلٹ میں بھی گیا قاضی سے جواب دعویٰ کو تبدیل کروا کے ڈاکٹر جلالی صاحب نے قاضی کو شکست کی رسیوں مین ایسا جکڑا کہ وہ مناظرہ کے دن بحیثیت مناظر پیش ہی نہ ہو سکا۔
14 دسمبر کو ڈاکٹر جلالی صاحب کی طرف سے مناظرہ کی تاریخ 25 جنوری معین کی گئی آپ نے محمد آصف شاہ کو فون پر اس سے مطلع کیا 16 دسمبر جمعۃ المبارک محمد آصف شاہ وغیرہ کو ڈاکٹر جلالی صاحب کیطرف سے کہا گیا کہ شرائط میں گفتگو کے دوران قاضی عبدالرشید جاھل ثابت ہوا ہے وہ مناظرہ کیسے کر سکے گا مناظرہ میں جب وہ ہار جائے گا تو تم کہو گے ہمارا مناظر کمزور تھا چنانچہ ہم تجھے پیشکش کرتے ہیں پروفیسر ساجد میر یا حافظ سعید کو لے آو۔ اگر قاضی عبدالرشید ہی نے کرنا ہے تو میں اپنے کسی شاگرد سے مناظرہ کروادونگا۔ اس پر مسجد رضائے مجتبیٰ کے کلاس روم میں شیخ محمد حنیف اور حاجی بوٹا صاحب وغیرہ کے سامنے محمد آصف شاہ وغیرہ نے کہا اگر ڈاکٹر جلالی صاحب نے قاضی عبدالرشید صاحب سے مناظرہ نہیں کرنا تھا تو پھر ان کیساتھ شرائط مناظرہ کیوں طے کیں۔ جب شرائط قاضی عبدالرشید سے انہوں نے طے کی ہیں تو مناظرہ بھی انہیں ہی کرنا پڑے گا بہر حال شیخ محمد حنیف صاحب نے ان سے کہا

پھر قاضی عبدالرشید کے بارے میں اپنے اکابرین سے لکھوا کے لئے آؤ کہ اگر یہ ہار گیا تو ہماری ہار ہوگی۔ 30 دسمبر بروز جمعۃ المبارک کو محمد آصف شاہ کی ڈاکٹر جلالی صاحب سے پھر ملاقات ہوئی اور کہا کہ قاضی عبدالرشید ہی مناظرہ کریں گے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پہلے 34 مناظرہ کئے ہوئے ہیں یہی ہے نا کہ میں کمزور ہوا تو ہار جاؤنگا لیکن مناظرہ میں ہی کرونگا۔ ڈاکٹر جلالی صاحب نے یہ صرف اتمام حجت کیلئے ہی کہا تھا تاکہ شکست کے بعد پھر اپنی کمزوری کا رونا نہ روئیں چنانچہ محمد آصف شاہ نے ڈاکٹر جلالی صاحب سے قاضی عبدالرشید ہی کیساتھ مناظرہ کیلئے مناظرہ کی ڈیٹ اور وقت 25 جنوری 11 بجے دن کی تحریر لی اور دستخط کروائے۔ ڈاکٹر جلالی صاحب نے مطالبہ کیا کہ اگر قاضی عبدالرشید نے مناظرہ کرنا ہے تو اس کے بھی دستخط کرواؤ اور اسکی طرف سے بھی ڈیٹ کی کنفرمیشن کرواؤ چنانچہ یکم جنوری 2006ء کو قاضی عبدالرشید نے بھی ڈیٹ اور ٹائم کو تسلیم کیا اور دستخط کئے اس سے پہلے 16 دسمبر کو قاضی اسی ڈیٹ پر اتفاق کر چکا تھا اول تو جواب دعویٰ لکھنے ہی سے قاضی نے اپنے آپ کو با حیثیت مناظر پیش کیا اس کے بعد ڈیٹ پر دستخط کر کے اپنے مناظر ہونے کو پکا کیا۔ 30 دسمبر کے بعد غیر مقلدین کی طرف سے اہلسنت کے ساتھ کوئی رابطہ نہ کیا گیا غیر مقلدین نے مقامی یوسی ناظم کا نام پیش کیا تھا کہ وہ مناظرہ کروائیں گے اہلسنت نے اس پر اتفاق کیا لیکن بعد میں اس سلسلے میں جب کوئی پیش رفت نہ ہوئی تو صورت حال یہ تھی کہ نہ تو آصف شاہ وغیرہ سے رابطہ ہو رہا تھا اور نہ ہی ناظم

صاحب سے ڈاکٹر جلالی صاحب نے اپنے احباب کو تاکید کی کہ غیر مقلدین کو فرار کی کوئی گنجائش نہ دی جائے جلد انتظام مناظرہ کو فائنل کیا جائے چنانچہ جب ناظم صاحب نہ مل سکے تو حاجی محمد بوٹا صاحب نے نائب ناظم صاحب سے رابطہ کیا کہ آپ دلچسپی لیں اور ناظم صاحب سے مل کر ضرور مناظرہ کروائیں۔ 10 جنوری نماز عشاء کے بعد نائب ناظم صاحب نے شیخ محمد حنیف صاحب، محمد عبدالجبار صاحب اور حاجی محمد بوٹا صاحب کے ہمراہ جامع مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی میں ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب سے ملاقات کی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے انہیں صورت حال سے آگاہ کیا اور مناظرہ کروانے پر زور دیا۔ نائب ناظم صاحب نے کہا میں ناظم صاحب سے مل کر 13 جنوری تک حتمی فیصلہ سے آپ کو آگاہ کردونگا۔ چنانچہ شیخ محمد حنیف صاحب نے جب نائب ناظم صاحب سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا میری ناظم صاحب سے بات ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ مجھے ان (غیر مقلدین) حضرات نے کہا تھا صرف تم لکھ دو مناظرہ کراؤ نگا ویسے کونسا مناظرہ ہونا ہے صرف ہماری طرف سے بات بن جائے اب اگر یہ حضرات (اہلسنت) مناظرہ کروانے پر مصر ہیں تو میں یہ رسک نہیں لے سکتا قارئین دیکھیے غیر مقلدین کے دل میں شروع ہی سے کیسا فرار کا پروگرام تھا ڈاکٹر جلالی صاحب کو جب یہ پتہ چلا تو آپ نے احباب کو ہدایت کی کہ حسن اور آصف وغیرہ کو تلاش کرو کیونکہ مناظرہ قریب آگیا ہے اور وہ دونوں مل نہیں رہے چنانچہ بڑی مشکل کیساتھ

ان سے رابطہ ہوا۔ انہیں ڈاکٹر جلالی صاحب کیساتھ ملنے کو کہا گیا طویل مدت غائب رہنے کے بعد 20 جنوری جمعۃ المبارک کو محمد آصف شاہ نے ڈاکٹر جلالی صاحب سے ملاقات کی۔ ڈاکٹر جلالی صاحب نے غصے کا اظہار کیا شروع میں تمہیں اتنا شوق تھا لیکن اب تو مناظرہ قریب آ گیا ہے اور ابھی تک تم نے جو انتظامات ذمے لئے تھے وہ نہیں کیئے آصف شاہ نے کہا میں ذمہ دار ہوں مقامی ناظم صاحب مناظرہ کرائیں گے۔ ڈاکٹر جلالی صاحب نے کہا پھر تم دونوں کل 21 جنوری کو ناظم صاحب سے ملاقات کرو چنانچہ 21 جنوری کو جب فریقین (اہلسنت کی طرف سے شیخ محمد حنیف صاحب، حاجی محمد بوٹا صاحب، اور صوفی محمد رشید صاحب اور غیر مقلدین کی طرف سے محمد آصف شاہ اور حسن وغیرہ) ناظم صاحب سے ملے تو انہوں نے مناظرہ کروانے سے واضح انکار کر دیا۔ چنانچہ غیر مقلدین فرار کیلئے جو جھوٹ بول رہے تھے وہ ظاہر ہو گیا۔ اس کے بعد غیر مقلدین محمد آصف شاہ اور حسن وغیرہ نے اپنے گھر بند کمرے میں شیخ محمد حنیف صاحب اور محمد بوٹا صاحب کو بٹھا کر کہا اب ٹائم تھوڑا رہ گیا ہے لہٰذا مناظرہ کی ڈیٹ تبدیل کر دی جائے لیکن اہلسنت و اجماعت نے یہ تجویز قبول نہ کی اور جگہ کے انتظام پر زور دیا۔ 23 جنوری کو وہابیوں نے فرار کے آخری حربے کے طور پر اپنے ایک مدرسہ میں مناظرہ کی پیش کش کی چونکہ طے تھا کہ جگہ غیر جانب دار ہونی چاہیے اور خیال تھا کہ جب اپنے مدرسہ کا کہیں گے تو ہماری جان چھوڑ دیں گے۔ جب بتاریخ 23 جنوری شیخ محمد حنیف صاحب شیخ محمد

سرور صاحب اور حاجی محمد بوٹا صاحب نے وحدت کالونی گلی نمبر 6 میں جامعہ نمرہ للبنات کو جا کر دیکھا تو جائے مناظرہ پر اتفاق کیا اس پر وہابیوں کو تعجب ہوا۔ بہر حال جامعہ نمرہ کے جنرل سیکرٹری شیخ محمد فاروق، محمد آصف اور حسن وغیرہ نے اہلسنت کے ساتھ معاہدہ پر دستخط کر دیئے اور جائے مناظرہ کو حتمی قرار دے دیا گیا۔

علماء اہل سنت کی آمد

24 ذوالحج 1426ھ 25 جنوری 2006ء بروز بدھ وعدے کے مطابق محقق العصر بحر العلوم جامع المعقول والمنقول قاطع الشر والغرور فاتح نجدیت و وھابیت پاسبان رضویت شیر بیشہ اہلسنت شیخ الحدیث والتفسیر رئیس التقریر والتحریر جناب ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ مفکر اسلام مناظرہ اہلسنت محقق العصر حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد انوار حنفی صاحب مدظلہ اور اپنے نامور تلامذہ مناظر اسلام حضرت مولانا محمد عابد جلالی فاضل محتشم صاحبزادہ محمد عمر صاحب، مولانا محمد اعظم اشرفی اور مولانا محمد عبدالکریم جلالی اور دیگر رفقاء کے ہمراہ سینکڑوں کتابیں لے کر پانچ گاڑیوں میں جلوس کی شکل میں 25 جنوری کو بدھ صبح 9:30 بجے موضع مناظرہ (جامع نمرہ للبنات وحدت کالونی گوجرانوالہ) کے قریب خلیفہ محمد بشیر صدیقی صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچے اس وقت مولانا محمد نواز بشیر جلالی صاحب بھی ہمراہ تھے۔ جہاں پر خلیفہ محمد بشیر صدیقی صاحب، حاجی محمد بوٹا صاحب اور دیگر احباب اہلسنت نے اپنے

ذی وقار علماء کا استقبال کیا اور پر وقار طریقے سے چائے وغیرہ کا اہتمام کیا۔ میدان مناظرہ میں اترنے سے قبل علماء حق نے وضوء کیا اور پھر بڑے وقار و اطمینان اور جاہ و جلال کے ساتھ اہل حق کا یہ کاروان توحید و رسالت کا پیغام سنانے کے لئے اور سنیت کا لوہا منوانے کے لئے 10:30 بجے مقام مناظرہ پر پہنچ گیا۔ وہاں حضرت مولانا محمد رمضان اویسی صاحب، قاری مختار احمد صدیقی صاحب، صاحبزادہ حامد ضیاء صاحب، شیخ محمد حنیف صاحب، صوفی محمد رشید صاحب، محمد عباس نورانی صاحب، جناب عبدالوحید عرف ننھا بٹ صاحب، حاجی محمد اقبال بھٹی صاحب، محمد جمیل اعظم بٹ صاحب اور دیگر احباب پہلے سے وہاں پر موجود تھے محمد عارف ندیم ایڈووکیٹ ناظم صاحب اور حضرت مولانا غلام مرتضیٰ ساقی صاحب بھی پہنچ گئے۔ ابھی تک وھابی علماء میں سے کوئی بھی میدان مناظرہ میں نہ پہنچ سکا تھا علماء اہلسنت نے کتابوں والے بکس کھولنے شروع کئے جنکو دیکھ دیکھ کر وہابی دل ہی دل میں جل رہے تھے۔ علماء اہلسنت نے بصد احترام و آداب کتب مقدسہ کو پھٹیوں کے اوپر اونچا رکھا اور شاندار طریقہ پر ترتیب دے کر اور کمپیوٹر وغیرہ آن کر کے مکمل تیار ہو کر بیٹھے ہیں دیکھ رہے ہیں کہ کب وہابی مناظرین میدان مناظرہ میں اترتے ہیں۔ چنانچہ اچانک دیکھا تو آٹھ دس وہابی علماء قاضی عبدالرشید، مولوی طالب الرحمٰن، مولوی صفدر عثمانی، عمر ربانی، عبدالسلام بھٹوی یحیٰی عارفی، وغیرہ ہال میں داخل ہوئے حالت یہ تھی کہ ایک چادر میں چند کتابیں اُٹھائے ہوئے (جیسے کوئی بھینسوں کو چارہ ڈالنے جا رہا ہو) چہرے مرجھائے

ہوئے بغض رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دلوں میں چھپائے ہوئے گویا کہ گھر سے ہی شکست کھائے ہوئے آرہے تھے۔ آتے ہی اپنی گستاخانہ روش کے مطابق کتابوں کو پاؤں میں نیچے رکھ دیا۔ اور پھر بعد میں بار بار کتابوں کے اوپر سے گزرتے رہے۔ اب اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ ویڈیو، آڈیو میں بھی ملاحظہ کیا جاسکتا ہے اور مختصراً یہاں پر ملاحظہ فرمایئے۔ ایک طرف الوھیت ورسالت کے سچے علمبردار اور دوسری طرف گستاخ بیٹھے تھے۔ ایک طرف حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی، امام فضل حق خیر آبادی، امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم کے روحانی بیٹے بیٹھے تھے اور دوسری طرف شیخ نجدی کے چیلے بیٹھے تھے اہلسنت و جماعت کی طرف سے ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مناظر۔ پروفیسر محمد انوار حنفی صدر اور مولانا محمد عابد جلالی و مولانا محمد اعظم اشرفی معاون تھے۔

ٹائم چونکہ کافی اوپر ہو چکا تھا اس لیے اہلسنت و جماعت بار بار تقاضا کر رہے تھے کہ مناظرہ شروع کیا جائے لیکن وہابیہ ایک دوسرے سے سرگوشیاں کر رہے تھے کہ کس طرح اپنے مکروفریب کا جال پھیلائیں تا کہ کسی طریقہ سے مناظرہ سے راہ فرار اختیار کر سکیں۔ چنانچہ بالآخر عارف ندیم ایڈووکیٹ صاحب نے مناظرہ کی شرائط پڑھ کر سنائیں اور وہابی علماء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تم اپنے مناظر۔ صدر اور معاونین کا اعلان کرو تا کہ مناظرہ کی کارروائی شروع کی جاسکے۔ قاضی عبدالرشید نے آغاز ہی میں موضوع بدلنے کے لیے تمہید شروع کی تو قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب نے ٹوک دیا۔ شیخ محمد حنیف صاحب نے کہا

موضوع نہ بدلو پھر قاضی کہنے لگا موضوع بڑا مشکل ہے کہ آپ نے اہلحدیث کو گمراہ اور بے دین ثابت کرنا ہے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب نے فرمایا اللہ کے فضل سے موضوع بڑا آسان ہے قاضی، اہلحدیث کی طرف سے متکلم سید طالب الرحمٰن۔ عمر صدیق اور یحیٰی عارفی معاون ہوں گے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب نے فرمایا متکلم کا لفظ استعمال کر رہے ہو۔ مناظر کہو یہ لفظ آج بدل کیوں دیا ہے۔ قاضی میں نے عرض کیا ہے مناظر (متکلم) سید طالب الرحمٰن صاحب ہونگے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب تم مناظرے سے دستبردار کیوں ہو گئے ہو۔ قاضی اس لیے کہ آپ نے مجھے پسند نہیں فرمایا۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب میری پسند تو یہ بھی ہے کہ تم شکست تسلیم کر لو کیا تم یہ مان لو گے قاضی۔ جی نہیں۔ ہر بات آپ کی نہیں۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب تم نے شرائط میں ہی اپنا آپ دیکھ لیا تھا مجھے آپ کے عزیزوں نے پیغام دیا تھا کہ قاضی صاحب کہتے ہیں کہ اگر چہ میں ہار بھی گیا میں مناظرہ کروں گا ضرور تو پھر تم نے راہ فرار اختیار کیوں کی۔ قاضی۔ میری تمہاری شرائط طے ہوئی تھیں لیکن آپ نے کہا کہ میں قاضی عبدالرشید کے ساتھ مناظرہ نہیں کروں گا کیونکہ وہ جاہل ہے۔ میں ساجد میر یا حافظ سعید کے ساتھ مناظرہ کروں گا۔ میں نے کہا میں ان کے مقابلے میں ان بزرگوں کو نہیں کسی اور کو پیش کرونگا۔ کیا آپ نے یہ بات کی تھی۔ ڈاکٹر جلالی صاحب، ہاں میں نے کی تھی اور اب بھی کہتا ہوں۔ آپ کے اُن دوستوں نے کہا تھا کہ آپ نے مناظرہ قاضی عبدالرشید ہی سے کرنا ہے میں نے منظور کر لیا۔ جواب دعویٰ: آپ نے لکھا اور شرائط طے آپ نے کیں آپ کو پہلے اپنی شکست لکھ کر دینا پڑے گی۔ پھر دوسرے مناظر سے بات ہوگی۔ قاضی یہ

بات میری اور آپ کی ہوئی تھی۔ جب یہ پتہ تھا کہ مناظر میں ہوں آپ کے لیے تو پھر آپ نے بار بار کیوں کہا کہ مناظر کون ہے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب شرائط بھی آج دوبارہ پڑھ کر سنائی گئی ہیں۔ پھر تو یہ بھی نہیں پڑھنی چاہیے تھیں۔ آپ کو پہلے یہ لکھنا پڑے گا کہ میں مناظرہ سے دستبردار ہوں اور شکست تسلیم کرتا ہوں۔ اس کے بعد ہم نئے مناظر سے کھلے دل کے ساتھ مناظرہ کریں گے۔ یہ دستخط آپ کے ہیں اور آپ نے کہا تھا کہ میں ثابت کرونگا لہٰذا آپ کو پہلے اس میدان میں اُترنا پڑے گا۔ قاضی۔ گزارش یہ ہے کہ یہ شرائط مولانا میری اور تمہاری موجودگی میں لکھی گئی ہیں۔ آپ کے دستخط بھی موجود ہیں اور میرے دستخط بھی موجود ہیں۔ اگر ان شرائط میں لکھا ہے کہ قاضی عبدالرشید اور مولانا اشرف آصف جلالی صاحب مناظرہ کریں گے تو میں حاضر ہوں۔ اگر یہ لکھا نہیں ہے تو مولانا آپ کیوں بھاگتے ہیں؟ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب میں بھاگتا نہیں میں تو آپ کو بھگانے آیا ہوں۔ ایک تیر سے تین شکار کروں گا اللہ کے فضل سے۔ چار گھنٹے تم نے اُس دن واحد متکلم کے صیغہ سے کہا تھا کہ میں ثابت کرونگا میں کروں گا۔ ہمارے پاس کیسٹیں موجود ہیں اور پھر یکم جنوری کو تم نے دوبارہ دستخط کیئے اگر آپ نے مناظرہ نہیں کرنا تھا تو دستخط کیوں کیئے۔ قاضی کہاں دستخط اور کاغذ منتظمین کو تھما دیا جس پر قاضی خاموش ہوگیا، نہابٹ پچھلے سال مفتی بشیر صاحب والی مسجد میں سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ جس میں حضرت صاحب (ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی) نے جوابات دیئے اس کے بعد دوبارہ چٹ آئی کہ ہم مناظرہ کرنا چاہتے ہیں، تو حضرت صاحب نے فرمایا، میں حلفاً یہ بات کہتا ہوں کہ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ

میرے پائے کا بندہ لاؤ۔ جس نے پی ایچ ڈی کی ہو اور سٹیڈیم میں اجازت تم لے لو میں مناظرے کیلئے تیار ہوں تو ہر بندہ جو صاحب علم ہے وہ چاہتا ہے کہ میں کسی صاحب علم سے بات کروں تو اس میں اگر حضرت صاحب نے یہ کہا ہے کہ میں قاضی عبدالرشید سے مناظرہ نہیں کروں گا تو قاضی عبدالرشید کو چاہیے تھا کہ اس پر دوبارہ دستخط نہ کرتے اور اس کو فائنل نہ کرتے اب جس وقت دستخط کر دیئے ہیں، اب مناظرہ نہ کرنا یہ انحراف ہے، اور اسی کو منحرف ہونا کہتے ہیں، یہ مناظرے سے انحراف ہے، قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب (جس وقت فریقین میں سے کچھ کہہ رہے تھے کہ میں گزارش کرتا ہوں، میں گزارش کرتا ہوں) (گرجتی ہوئی آواز نے سب کو خاموش کرا کے فرمایا) کوئی گزارشیں نہ کرو قاضی صاحب زندہ ہیں میری بات کا جواب دیں، انہوں نے کیوں یکم جنوری کو دستخط کیے ہیں اگر مناظرہ نہیں کرنا تھا۔ مولانا محمد عابد جلالی، (قاضی عبدالرشید کو مخاطب کرتے ہوئے) قاضی صاحب کیا ہو گیا ہے، صرف شرائط طے کرنے کا ہی شوق تھا، اب کیوں نہیں سامنے آرہے اب آؤ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب (بازو کو لہراتے ہوئے) لاؤ لاؤ کوئی نجد سے اٹھا کر لے آؤ، کوئی نجد سے اٹھا کر لے آؤ اور نعرے لگائے آیت قرآن پڑھ کے **(اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا)** ترجمہ، یہ صرف بھاگنا چاہتے ہیں، قاضی صاحب میدان مناظرہ سے فرار، جب بہت شور ہوا تو قاضی عبدالرشید ہال سے باہر نکل گئے، محمد عابد جلالی قاضی کدھر گیا، قاضی کدھر گیا، قاضی کو بلاؤ قاضی کو بلاؤ، وہابی کنٹرولر کو بلا کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا ٹائم **11:00** بجے کا تھا اور ابھی تک مناظرہ شروع نہیں ہوسکا...... اب بلاؤ قاضی کو غلام مرتضی ساقی سنیو مبارک ہو جلالی

صاحب کے مقابلہ میں قاضی عبدالرشید دوڑ گیا ہے قاضی دوڑ گیا قاضی دوڑ گیا، قاضی نس گیا قاضی نس گیا، مولانا محمد عابد جلالی ایک منٹ ایک منٹ (خاموش کراتے ہوئے) پورے میدان مناظرہ میں وڈیو مار کر دیکھو کہیں قاضی نظر آتا ہے، نعرہ بازی نعرہ تکبیر۔ نعرہ رسالت...... قاضی عبدالرشید برآمد، کافی دیر بعد جب قاضی کو پکڑ کر لا رہے تھے تو قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب نے فرمایا مجرم کو پکڑ کر لا رہے ہیں، مجرم برآمد ہو گیا ہے، مجرم برآمد ہو گیا ہے، قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب، ڈاکٹر صاحب کھڑے ہو کر اور سب کو خاموش کرا کے میں سید طالب الرحمٰن سے اسی وقت انہیں شرائط پر اسی موضوع پر مناظرے کیلئے تیار ہوں صرف ایک شرط ہے کہ پہلا مناظر قاضی عبدالرشید اپنی شکست لکھ کر دے۔ قاضی، ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی نے فرمایا ہے کہ قاضی عبدالرشید پہلے لکھ دے کہ میں نے مناظرہ نہیں کرنا، قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب شکست لکھ کر دیں شکست لکھ کر دیں شیخ محمد حنیف صاحب اگر قاضی لکھ کر نہیں دیتا تو مناظرہ کرے، ساڑھے بارہ ہوئے ہیں، عباس نورانی صاحب قاضی عبدالرشید کو مخاطب کر کے قاضی صاحب حوصلہ کر لو کیا بات ہے چھوڑو آپ خود مناظرہ کرو۔ محمد عابد جلالی، (وہابیہ کو مخاطب کرتے ہوئے) کیا مسئلہ ہے نہیں ہو سکتا مناظرہ۔ جلدی کرو شروع کرو جلدی کرو ٹائم تھوڑا ہے جرأت ہے تو لاؤ کسی کو سامنے لاؤ لاؤ جس کو چاہتے ہو لاؤ قاضی کو لاؤ طالب الرحمٰن کو لاؤ حافظ سعید کو لاؤ ساجد میر کو لاؤ لاؤ تو سہی کسی کو میدان میں لاؤ تو سہی، قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب (جب ایک پہلوان نما وہابی مولوی درمیان میں ٹہلنے لگا) حضرت تم جا کر وہاں بیٹھ جاؤ تمہیں کیا تکلیف ہے میں تمہیں بھی رگڑا دیتا ہوں تم پہلوانوں

کی طرح پھر رہے ہوانتظامیہ، ان (وہابی علماء) سے ہماری بات طے ہوگئی ہے دومعاون اور ایک مناظر یا چار معاون ہونگے اور پانچ وڈیو کیمرے چلائیں گے اسی موضوع پر پاکستان کے کسی مولوی کا تعین کرلیں، جگہ کا تعین ہم کرلیں گے پانچ کیمرے لگا دیں گے، اندر اور کوئی آدمی نہیں جائیگا، قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب ہم نے شکست لکھوانے کے بغیر نہیں چھوڑنا آج شکست لکھیں پھر جس کو چاہیں نجد سے اٹھا کر لے آئیں، پورے ٹائم میں ایک بار بھی مولوی طالب الرحمٰن نے اپنے زبان سے مناظر ہونے کا اقرار نہ کیا اور نہ ہی بات کی، ایک مرتبہ جب وہ اٹھ کر بولنے لگا تو ڈاکٹر جلالی صاحب نے فرمایا تم حضرت تشریف رکھو تمہاری بات بھی سنیں گے، حوصلہ کرو تمہاری ابھی باری نہیں آئی تمہیں بھی ٹھنڈا کرتے ہیں، وہ مولوی صاحب پہلے بولیں (قاضی عبدالرشید کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ان کو قاضی عبدالرشید کہتے ہیں، انکو بولنے دیں وہ گونگے تو نہیں ہیں انکو بولنے دیں جو سوچ میں پڑے ہوئے ہیں صفدر عثمانی صاحب ساتھ ہیں وہ گواہ ہیں کیوں نہیں ڈاکٹر جلالی صاحب (آصف شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے) اوہ چھوٹے تم نے کیا کیا ہے۔ میں نے تجھے کہا تھا کہ یہ مناظرہ نہیں کرسکے گا۔ تم نے میرا پورا ڈیڑھ ماہ ضائع کیا ہے۔ اب اُٹھاؤ اس کو اب ان کی شکست میں بیس منٹ رہ گئے ہیں لاؤ لاؤ نا جلھن کو سامنے لاؤ۔ قرآن پر پاؤں کرنے والا! قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب (سب کو خاموش کراتے ہوئے) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔ آج کا دن اہلسنت کی بہت بڑی فتح کا دن ہے۔ آج ہمارے سامنے ان کے پانچ مناظر شکست کھا رہے ہیں اور اللہ کے فضل سے ہم نے یہ کتابوں کے انبار لگائے

ہوئے ہیں اور ابھی تک کوئی ہمارے سامنے نہیں آ رہا۔ نعرہ بازی شیدا ٹلی ٹلی ہائے ہائے شیدا ٹلی ٹلی ہائے ہائے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب (جب انتظامیہ نے کہا پلیز اب کافی ہوگیا ہے پھر) نہیں نہیں پہلے شکست لکھیں پھر نکلنے دیں گے۔ یہ کوئی تک ہے مناظرہ کوئی بچوں کا کھیل ہے چیلنج کر کے پھر بھاگتے ہو۔ پہلے شکست مانو تب جانے دیں گے۔ ورنہ ہم نہیں جانے دیں گے۔ مولانا محمد نواز بشیر جلالی (قاضی عبدالرشید کو مخاطب کرتے ہوئے) اوے آ۔ اوے آ ہمارے شیر کے سامنے آ۔ بول تو سہی بات تو کر۔ اُٹھ بھی نہیں سکتا تجھ میں جرأت ہی نہیں ہے۔ نعرہ بازی۔ نعرہ تکبیر و رسالت جیوے جیوے جلالی جیوے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب (بس بس بس خاموش کراتے ہوئے) چلو اگر جلھن نہیں کرتا تو طالب الرحمٰن آجائے۔ نعرہ بازی للکار للکار ہے شیر کی للکار ہے۔ محمد عابد جلالی: آجائے آجائے طالب الرحمٰن آجائے کوئی تو آئے میدان میں کوئی تو .... قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب: (جب بار بار للکارنے کے باوجود طالب الرحمٰن سامنے نہیں آ رہا تھا) ہم طالب الرحمٰن سے کریں گے جیہڑا آیا اے اوہ تے نہ جاوے اساں طالب الرحمٰن نوں جان نئیں دینا۔ (آصف شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے) اوئے طالب الرحمٰن نوں لے آبچو۔ او طالب الرحمٰن نوں تے .... کنٹرولر محمد جمیل اعظم بٹ صاحب: (قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے) جناب تم نے ان کے ساتھ مناظرہ رکھا کیوں تھا۔ ان میں تو اتنی جرأت ہی نہیں ہے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب ہم نے ان کے اصرار پر رکھا ہے۔ (جب انہوں نے طالب الرحمٰن کو بچانے کے لیے شور کیا) تو ڈاکٹر جلالی صاحب نے فرمایا چلو پکڑو پکڑو جو آتا

ہے اس کو تو پکڑو جو سامنے ہے (طالب الرحمٰن) اس کو تو پکڑو۔ بلآخر وہابیوں کی طرف سے مناظرہ میں منتظم شیخ محمد فاروق سیکرٹری جنرل مدرسہ نمرہ اپنے بھائی شیخ مقصود اور شیخ محمود کو لے آیا۔ انہوں نے نتھا بٹ صاحب کی منتیں کیں۔ کہ آپ کسی طرح ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب سے کہو کہ اب چھوڑ دیں اب جانے دیں شیخ مقصود اور شیخ محمود قبلہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب اور پروفیسر محمد انوار حنفی صاحب اور دیگر علماء اہلسنت کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے اور کہا چاچو نتھا بٹ کی بات سنیں۔ نتھا بٹ صاحب یہ شیخ مقصود اور شیخ محمود میرے بیٹے ہیں۔ اس کی بنیاد ہی ناقص ستونوں پر ہوئی ہے۔ تو اوپر لینٹر بھی اتنا ہی کھڑا ہونا تھا۔ پلیز تمہاری مہربانی ہے۔ پلیز تمہاری مہربانی ہے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب نہیں نہیں ہم نہیں جانے دیں گے۔ (آصف شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے) پھر بٹ صاحب سے کہا ہم نے بڑی مشکل سے وقت نکالا ہے انہیں کہو مناظرہ کریں طالب الرحمٰن کو لاؤ میرے سامنے طالب الرحمٰن کو لاؤ۔

انتظامیہ

شیخ محمود اور شیخ مقصود نتھا بٹ صاحب مدرسہ نمرہ کی انتظامیہ اور دیگر وہابیوں نے کہا پھر یہ ہے کہ اپنے ساتھ دو معاون لے لو تین تم اور تین وہ اس چھوٹے کمرے میں بیٹھ جاؤ ہم سب چلے جاتے ہیں تم مناظرہ کرو ہم ویڈیو دیکھ لیں گے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب ہمیں منظور ہے۔ نتھا بٹ صاحب دونوں باتوں میں سے جو منظور ہے۔

حضرت وہ کرلو۔قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب ہم مناظرہ کرنے والی شق پر متفق ہیں۔قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب نے اُٹھ کے اعلان کیا پہلے مناظر کو شکست کھائے دس منٹ گزر گئے ہیں۔ابھی تک دوسرا مناظر طالب الرحمٰن سامنے نہیں آرہا۔

منتظم مناظرہ: شیخ فاروق اپنے بوڑھے باپ شیخ خوشی محمد کو بھی لے آیا اور دیگر وہابی نہا بٹ کو ساتھ لے کر آئے تو نہا بٹ نے کہا حضرت میں پھر درخواست کرتا ہوں باہر چوک میں لوگوں کا رش ہو گیا ہے۔ پھر پلیز......اس دوران وہابی فرخ وغیرہ جو پہلے مد مخالف کھڑے ہو کر نعرے مار رہے تھے اب ہاتھ جوڑ رہے تھے۔قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب چلو بٹ صاحب ہم تمہاری خاطر صرف تمہاری خاطر اور تمہاری وجہ سے ورنہ ہم نے تو دل جلا کر سر بام رکھ دیا۔نہا بٹ بہت مہربانی بہت مہربانی پلیز آپ حجرے میں تشریف لے چلیں۔قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب چلو ان کو لے چلو پہلے ان دونوں کو میرے آگے لگاوَ۔نہا بٹ وہ (طالب الرحمٰن قاضی عبدالرشید اور صفدر عثمانی) تو چلے گئے ہیں۔قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب اچھا وہ چلے بھی گئے ہیں۔اس سے قبل جب قاضی عبدالرشید نے تھوڑا سا قریب ہو کر ڈاکٹر جلالی صاحب سے کہا جلالی صاحب آجائیں تو ڈاکٹر جلالی صاحب نے کہا میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔تم نے میرے ساتھ بڑی بے وفائی کی ہے۔مناظرہ رکھ کے نہیں کیا۔میدان مناظرہ سے پہلے قاضی عبدالرشید جلھن ،طالب الرحمٰن اور صفدر عثمانی نکل کر حجرے میں جا بیٹھے اور پھر بعد میں منت سماجت کر کے نہا بٹ صاحب قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب اور پروفیسر محمد انوار حنفی صاحب کو حجرے میں لے گئے اور پھر مدرسہ نمرہ

سے بھی پہلے قاضی عبدالرشید وغیرہ نکلے اور بعد میں قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب نکلے۔ سب اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے اور سنی احباب جو مدرسہ نمرہ کے گیٹ پر کھڑے تھے اُنہوں نے باہر نکلتے ہوئے اپنے علماء کرام کا خوب استقبال کیا۔ عبدالجبار صاحب وغیرہ نے ڈاکٹر جلالی صاحب کو پھولوں کے ہارے پہنائے اس طرح شان وشوکت سے مناظرین اہلسنت وہابیوں کے گھر میں ان کو شکست فاش دے کر جا رہے تھے اور وہابی علماء اور عوام دیوار کے ساتھ چمٹے ہوئے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ فتح کا جھنڈا گاڑتے ہوئے علماء حق اپنے جانثار احباب کے ہمراہ خلیفہ محمد بشیر صدیقی صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچے وہاں تقریب فتح کے ساتھ ظہرانہ بھی ہوا۔ پھر **27** جنوری جمعۃ المبارک کو گوجرانوالہ میں فتح کے بینر آویزاں کئے گئے اور جشن فتح منایا گیا اور ڈاکٹر صاحب نے اعلان کیا کہ آئندہ بھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ باطل کی سرکوبی کیلئے تیار ہیں۔

منجانب: مرکزی جماعت اہلسنت وسنی تحریک گوجرانوالہ

چونکہ مدرسہ نمرہ کی وھابی انتظامیہ نے خیانت کی۔ عہد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بار بار بجلی بند کی اور پھر وڈیو پیچھے ہٹا دیئے۔ اسلیے بہت سے مناظر وڈیو سی ڈی میں نہیں آسکے لیکن آڈیو کیسٹ اور سی ڈی میں واضح سب کچھ سنا جاسکتا ہے اس پمفلٹ میں مناظرہ کی جو روائیداد لکھی گئی اس کو لفظ بالفظ آڈیو سی ڈی و کیسٹ سے سنا جاسکتا ہے اور بعض مناظر وڈیو سے دیکھے جاسکتے ہیں جبکہ شرائط کی چار گھنٹے کی کیسٹیں بھی موجود ہیں نیز مناظرہ سے پہلے اور مناظرہ کے وقت کی تمام روائیداد پر عینی شاہد جن کا ذکر اہلسنت کی طرف سے موجود ہے بھی

گواہی دینے کو تیار ہیں۔

نوٹ: شرائط مناظرہ کا مرحلہ مناظر کے تعین کے بعد تھا کیونکہ مدعی کے جواب میں جواب دعویٰ لکھ کر دینے والا ہی مدعی مناظر کا فریق مخالف ہوتا ہے چنانچہ شرائط صرف مناظرہ کے انتظامی امور کی تھیں نیز صدر اور معاونین کا تعین باقی تھا دونوں طرف سے مناظر کا تعین دعویٰ اور جواب دعویٰ پر دستخط سے ہو گیا تھا اسلئے قاضی عبدالرشید نے خود اپنی زبان سے بحث کے دوران جواب دعویٰ پر دستخط کرنے سے پہلے یہ تسلیم کیا تھا۔ میں نے ثابت کرنا ہے کہ وھابی صحیح العقیدہ طائفہ ہے بعد میں ٹائم کی تقسیم پر بھی یہ کہا تھا (ایہہ دس منٹ دی ٹرن لان پھر میں دس منٹ دی ٹرن لاواں گا اسکے بعد ایہہ پنج منٹ دی تے میں پنج منٹ دی اسطرح ٹرناں چلدیاں رہن گیاں آخری ٹرن ہو وے گی آخری ٹرن میری اوہ میں دس منٹ لاں گا ایہ پنج منٹ بولن گے) اسلئے مناظرہ کے وقت جب قاضی نے راہ فرار اختیار کی تو اتمام حجت کے طور پر پہلے قاضی عبدالرشید کو مناظرہ کرنے یا شکست لکھنے پر مجبور کیا گیا اور اس نے عملاً فرار اختیار کیا دوسرے نمبر پر مولوی طالب الرحمٰن کو مناظرہ کے لئے للکارا گیا لیکن کافی وقت گذر جانے کے باوجود مولوی طالب الرحمٰن نے مناظرہ کرنے تو کجا بطور مناظر اپنے آپ کو پیش بھی نہیں کیا جیسا کہ آڈیو میں ہے

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ

مناظرہ کے دن مدرسہ نمرہ سے قاضی عبدالرشید اور طالب الرحمٰن وغیرہ پہلے نکلے اور قبلہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب بعد میں نکلے۔ علماء اہلسنت کے چلے جانے کے بعد وہابی مولوی دوبارہ مدرسہ نمرہ میں جمع ہوئے اور انہوں نے ایک جعلی **CD** تیار کی جو انکی اخلاقی پستی پر ایک واضح دلیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

دعویٰ

ہمارا دعویٰ ہے کہ وہابی طائفہ (غیر مقلد) ایک گمراہ طائفہ ہے
اس پر پہلے مناظرہ ہوگا۔ اگر وہابی اپنا ایمان صحیح
ثابت کر سکیں تو مسئلہ تقلید پر دوسرے نمبر پر گفتگو ہوگی

محمد اشرف آصف جلالی

محمد اشرف آصف جلالی

جواب دعویٰ

مذکورہ بالا دعویٰ ہمارے اوپر سراسر الزام ہے۔ ہم
ان شاء اللہ اس کو غلط ثابت کریں گے اور ثابت کریں گے کہ
گمراہ کون ہے۔

قاضی عبد الرشید ارشد

قاضی عبد الرشید ارشد

09/12/2..5

محمد اشرف آصف جلالی اور قاضی محمد عبد الرشید صاحب کی مناظرہ کی کنفرمیشن کے لئے دستخط۔

ان شاء اللہ تعالیٰ ۲۵ جنوری ۲۰۰۶ء کو گیارہ بجے
مناسب جگہ اور انتظام کی حتمی شرط پر مذکورہ شرائط
کے مطابق مناظرہ ہوگا۔ محمد اشرف آصف جلالی
۳۰-۱۲-۲۰۰۵

مذکورہ بالا شرائط کے مطابق ۲۵ جنوری ۲۰۰۶ء کو
مناظرہ ہوگا ان شاء اللہ
قاضی عبد الرشید [illegible]
۱-۱-۲۰۰۶

میں عمران حسین ناظم حلقہ ۶/۱۵
دونوں فریقین کی باہمی رضامندی
سے اجازت دیتا ہوں شرائط نامہ
اور سیکرٹری کے مطابق دونوں
فریقین [illegible]
[illegible]
[illegible]

مدرس
سید آصف حسین شاہ
13/01/2006

مولانا محمد اشرف جلالی صاحب کی دیگر کتب

- ☆ مقتدی فاتحہ کیوں پڑھے؟
- ☆ صلوٰۃ وسلام پر اعتراض آخر کیوں؟
- ☆ سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اور آپ کا آستانہ
- ☆ فقہ حنفی پر چند اعتراضات کے جوابات
- ☆ ایک نومسلم کے سوالات کے جوابات
- ☆ امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بحیثیت بانی فقہ
- ☆ مناظرِ کائنات حسنِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حدائق بخشش
- ☆ مفہومِ قرآن بدلنے کی واردات (5 حصے)
- ☆ جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ علیہم الرضوان
- ☆ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کا علمی ذوق
- ☆ توحید باری تعالیٰ جل جلالہ
- ☆ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت
- ☆ فحش گانوں کا عذاب
- ☆ سرزمینِ عراق مع عراق میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- ☆ چٹا گانگ میں چند روز (سفرنامہ بنگلہ دیش)
- ☆ مناظرہ دعا بعد نمازِ جنازہ
- ☆ یورپ میں اسلام کے پھیلتے ہوئے اثرات
- ☆ خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام
- ☆ قربانی صرف تین دن جائز ہے
- ☆ نمازِ تراویح ۲۰ رکعت سنت ہے
- ☆ علوم غیب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مبشر
- ☆ ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام
- ☆ قرآنی آیات کے حیرت انگیز اثرات
- ☆ فکرِ آخرت
- ☆ فہمِ دین اور ہماری ذمہ داریاں
- ☆ محبت الٰہی اور اس کی چاشنی
- ☆ منصب نبوت اور عقیدۂ مومن
- ☆ محاسبۂ نفس اور اس کا طریقِ کار
- ☆ فہمِ زکوٰۃ
- ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
- ☆ حل مشکلات اور عقیدۂ صحابہ رضی اللہ عنہم

قادری رضوی کیسٹ ہاؤس

شیخ ہندی سٹریٹ داتا دربار لاہور فون: 7248706 موبائل: 0333-4202569